© rasailojaraid.com

 ڈاکٹر جمیل جالبی٭

جب مجھے کسی کتاب کے شائع ہونے کی خبر ملتی ہے

معروف ادیب، دانشور و نقاد جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب لکھتے ہیں کہ جب کوئی نئی کتاب وجود میں آتی ہے تو اس سے نکلنے والی شعاعوں سے کائنات کا رنگ بدل جاتا ہے۔ جس معاشرے میں جتنی زیادہ کتابیں وجود میں آتی ہیں اسی لحاظ سے وہ معاشرہ کائنات کے رنگ کو تبدیل کرتا جاتا ہے۔ صرف اسی پیمانے سے آپ مختلف معاشروں پر نظر ڈالئے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ جن معاشرہ میں کثرت سے کتابیں لکھی جارہی ہیں، ان معاشروں کا رنگ ساری زمین پر غالب آرہا ہے۔ ان کی تہذیب وتمدن سے دنیا منور ہورہی ہے، اور ساری دریافتوں، انکشافات اور ایجادات کے مخارج بھی وہی معاشرے ہیں مسلمانوں نے یادش بخیر جب تہذیب کے نقطہ عروج کو چھوا تو کتاب ہی اس کے عروج کا سبب تھی۔ آج معاشرہ کمال پر ہے تو اس کی بنیاد بھی کتاب پر قائم ہے۔ کسی معاشرے میں کتاب کا نہ لکھا جانا اس بات کی علامت ہے کہ اس معاشرے کی جڑیں کھوکھلی ہوگئی ہیں اور اب یہ درخت ہوا کے تیز جھونکے سے زمین پر آرہے گا۔

کتاب سے معاشرے کا ذہن وشعور کے دریچے کھلے رہتے ہیں اور فکر وخیال کی تازہ ہوا پہنچتی رہتی ہے، اندھے معاشرے کتاب کی اہمیت کو نہیں سمجھتے، اس لئے ایسے معاشرے پہلے گونگے اور پھر بہرے ہو جاتے ہیں۔ جب معاشرہ اندھا ہوگا، بہرا اور گونگا ہوجائے تو پھر اس کا مستقبل بھی باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے جب مجھے کسی کتاب کی اشاعت کی خبر ملتی ہے تو مجھ میں زندگی کا احساس گہرا ہوجاتا ہے۔ ضروری نہیں کی لکھی جانے والی ہر کتاب میرے پسند کے مطابق ہو، یا وہ ایسی کتاب ہو جس کے موضوع سے بھی مجھے دلچسپی ہو۔ مقصد تو یہ ہے کہ کتاب کی اشاعت خود اس بات کی علامت ہے کہ وہ معاشرہ جس میں کتاب لکھی جارہی ہے، زندہ ہے۔

٭ نامور ادیب، دانشور، کالمسٹ

© rasailojaraid.com